روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 25 مئی 2005ء 16 ربیع الثانی 1426 ہجری 25 ہجرت 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 115

صحابہؓ میں سب سے افضل

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہی ابوبکرؓ کو سب سے افضل سمجھتے تھے پھر عمرؓ بن خطاب کو۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب فضل ابی بکرؓ حدیث نمبر:3382)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک کامل عارف باللہ انسان تھے۔ جن کے خلق، حلم اور بردباری سے پر تھے۔ اور رحم کرنے والی فطرت رکھتے تھے۔ وہ تواضع اور انکسار کے لبادہ میں ملبوس رہتے تھے۔ بہت زیادہ درگزر، شفقت اور رحم کرنے والے انسان تھے۔ وہ اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ سے گہرا تعلق رکھتے تھے اور ان کی روح رسول اللہ کی روح سے ملی ہوئی تھی۔ وہ اس کے نور سے ڈھانپے گئے تھے۔ خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے۔ اور خیر الانام سیدنا محمد ﷺ کے مظہر اول تھے۔ وہ نبی نہ تھے مگر نبی والی قوتیں (صلاحیتیں) رکھتے تھے۔ اسی کے صدق اور سچائی کی وجہ سے اسلام کے باغ کی رونق وخوبصورتی اپنے کمال کو پہنچی۔ ان مصیبتوں کے بعد جو اسلام کو نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد وارد ہوئیں میں نے صدیق رضی اللہ عنہ کو واقعہ میں سچا پایا ہے اور یہ امر مجھ پر بڑی تحقیق کے بعد کھلا ہے۔ میں نے انہیں اماموں کا امام، دین کا اور امت کا چراغ پایا ہے۔ خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے دونوں حرموں (مکہ ومدینہ) میں بھی ساتھی تھے اور دونوں قبروں میں بھی ساتھی تھے۔ یعنی غار ثور کی قبر میں اور وفات کے بعد مدینہ کے حجرہ میں۔ پس حضرت ابوبکرؓ کا مقام دیکھو اگر تو گہری نظر رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف قرآن مجید میں انتہائی عمدہ طریق پر کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں وہ اللہ کا مقبول اور اس کا پیارا تھا۔ اور مجھے یہ علم دیا گیا ہے کہ ابوبکرؓ کی بڑی عظیم شان تھی۔ اور تمام صحابہؓ میں آپ ہی کا مقام سب سے بلند تھا اور آپ کی خلافت کے بارہ میں قرآنی آیات میں پیشگوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم کرے۔ انہوں نے اسلام کو زندہ کیا اور زندیقوں کو قتل کیا اور وہ اپنی نیکیوں کی وجہ سے قیامت کے دن تک کامیابی حاصل کر گئے۔ آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کی عادت میں تضرع اور دعا کرنا تھا۔ وہ دعا اور سجدہ میں بہت اجتہاد کرتے تھے۔ اور تلاوت قرآن کریم کے وقت ان کی آنکھوں سے آنسو رواں رہتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اسلام کے لئے باعث فخر تھے۔ ان کی خداداد صلاحیتیں خیر البریہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی صلاحیتوں سے قریب اور مشابہ تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی خوبیوں کو نہ گنا جا سکتا ہے نہ شمار کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بہت سے احسانات مسلمانوں کی گردنوں پر ہیں۔ جن کا انکار زیادتی اور ظلم کرنے والوں کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قیام امن کا موجب بنایا مومنوں کے لئے اور کافروں اور مرتدین کی آگ کو بجھانے کا سبب بنایا۔ اور انہیں قرآن مجید کے اول حامیوں میں سے بنایا اور پھر اس کا خادم بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تبلیغ اور اشاعت کرنے والا بنایا۔ انہوں نے قرآن مجید کو جمع کرنے کے لئے اپنی پوری کوششیں صرف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثانی اثنین کہہ کر اپنی رضامندی کی خلعت پہنائی۔ ابن خلدون نے کہا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی اور آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی تو آپ کی بیویاں اور اہل بیت اور عباسؓ اور علیؓ آپؐ کے پاس تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو نماز میں لوگوں کی امامت کا حکم دو۔ ابن خلدون نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی تین وصیتوں میں سے ایک یہ تھی کہ مسجد میں جتنے لوگوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ ابوبکرؓ کے دروازہ کے علاوہ سب بند کر دیئے جائیں۔ ابن خلدون نے کہا ابوبکرؓ کی خصوصیات جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی تھیں میں سے یہ بھی تھا کہ ان کا جنازہ بھی اس چارپائی پر اٹھایا گیا جس پر رسول کریم ﷺ کا۔ اور ان کی قبر بھی نبی کریم ﷺ کی قبر کی طرح بنائی گئی۔ ان کی لحد بھی نبی کریم ﷺ کی لحد کے قریب بنائی گئی اور ان کا سر نبی کریم ﷺ کے کندھوں کے برابر رکھا گیا۔ ان کے منہ سے آخری بات جو نکلی وہ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین تھی۔

(ترجمہ عربی عبارت از سر الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 ص 395,355)

داخلہ معلمین کلاس وقف جدید

☆ امسال معلمین وقف جدید کی کلاس کیلئے انٹرویو 15 /اگست کو ہوگا۔ جماعتوں میں تعلیم وتربیت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر وقف زندگی کی اہمیت اور ضرورت بہت بڑھ گئی ہے۔ ایسے احمدی نوجوان جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہوں یا ایف اے، ایف ایس سی پاس ہوں اور خدمت دین کا جوش اور جذبہ رکھتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ بطور معلم وقف جدید اپنی زندگی وقف کریں۔ رزلٹ آنے تک اس سلسلہ میں وہ اپنی تیاری کریں۔

قرآن مجید ناظرہ تلفظ کے ساتھ، عام دینی معلومات، نماز باترجمہ اور کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ جاری رکھیں اور اپنی درخواستیں جلد از جلد مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ صدر جماعت کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کے نام ارسال کریں اور نتیجہ نکلنے پر حاصل کردہ نمبروں سے دفتر کو بھی آگاہ فرماویں۔

داخلہ کے لئے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک (سیکنڈ ڈویژن) ہے۔ عمر کی حد میٹرک پاس کیلئے 20 سال جبکہ ایف۔اے، ایف۔ایس۔سی کیلئے 22 سال ہے۔

اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال فرماویں۔

نام: ولدیت: عمر: تعلیم: دینی
تعلیم: مکمل پتہ اور فون نمبر:

(ناظم ارشاد وقف جدید)

نیورو فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیورو فزیشن مورخہ 29 مئی 2005ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

وزٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان درج ذیل ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے جس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(www.foh-rabwah.org) (ایڈمنسٹریٹر)

مشعل راہ

تمام ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں۔

اسلام کی ترقی ایسے غیر معمولی طور پر ہوئی ہے کہ اس کے دشمن اس کا اندازہ شروع میں کر ہی نہ سکے۔ مکہ والے بھی اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ضعف کے خیال میں ہی بیٹھے تھے کہ مکہ فتح ہو گیا اور اسلام جزیرہ عرب میں پھیل گیا۔ اسلام کی اس بڑھنے والی طاقت کو قیصر روم اور کسریٰ ایران ایسی حقارت آمیز اور تماش بین نگاہوں سے دیکھ رہے تھے جیسے کہ ایک جابر پہلوان ایک گھٹنوں کے بل رینگنے والے بچہ کی کھڑے ہونے کے لئے پہلی کوشش کو دیکھتا ہے۔

سلطنت ایران اور دولت یونان ضربت محمدیؐ کے ایک ہی صدمہ سے پاش پاش ہو گئیں۔ جب تک مسلمان ان جابر حکومتوں کا مقابلہ کر رہے تھے جنہوں نے سینکڑوں ہزاروں سال سے بنی نوع انسان کو غلام بنا رکھا تھا اور اس کی قلیل التعداد بے سامان فوج دشمن کی کثیر التعداد باسامان فوج کے ساتھ برسرپیکار تھی۔ اس وقت تک تو دشمنان اسلام یہ خیال کرتے رہے کہ مسلمانوں کی کامیابیاں عارضی ہیں اور عنقریب یہ لہر نیا رخ پھیرے گی۔ اور یہ آندھی کی طرح اٹھنے والی قوم بگولے کی طرح اڑ جائے گی۔ مگر ان کی حیرت کی کچھ حد نہ رہی جب چند سال کے عرصہ میں مطلع صاف ہو گیا اور دنیا کے چاروں کونوں پر اسلامی پرچم لہرانے لگا یہ ایسی کامیابی تھی جس نے دشمن کی عقل ماردی اور وہ حیرت واستعجاب کے سمندر میں ڈوب گیا۔ اور صحابہؓ اور ان کے صحبت یافتہ لوگ دشمنوں کی نظر میں انسانوں سے بالا ہستی نظر آنے لگے۔ اور وہ تمام امیدیں اپنے دل سے نکال بیٹھے۔ مگر جب کچھ عرصہ فتوحات پر گزر گیا اور وہ حیرت واستعجاب جو ان کے دلوں میں پیدا ہو گیا تھا کم ہوا اور صحابہؓ کے ساتھ میل جول سے وہ پہلا خوف وخطر جاتا رہا تو پھر اسلام کا مقابلہ کرنے اور مذاہب باطلہ کو قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اسلام کی پاک تعلیم کا مقابلہ دلائل سے تو وہ نہ کر سکتے تھے۔ حکومتیں مٹ چکی تھیں اور وہ ایک ہی حربہ جو حق کے مقابلہ میں چلایا جاتا تھا یعنی جبر اور تعدی ٹوٹ چکا تھا۔ اب ایک ہی صورت باقی تھی یعنی دوست بن کر دشمن کا کام کیا جائے اور اتفاق پیدا کر کے اختلاف کی صورت کی جائے۔ پس بعض شقی القلب لوگوں نے جو اسلام کے نور کو دیکھ کر اندھے ہو رہے تھے اسلام کو ظاہر میں قبول کیا اور مسلمان ہو کر اسلام کو تباہ کرنے کی نیت کی۔ چونکہ اسلام کی ترقی خلافت سے وابستہ تھی اور گلہ بان کی موجودگی میں بھیڑیا حملہ نہ کر سکا اس لئے یہ تجویز کی گئی کہ خلافت کو مٹایا جاوے اور اس سلک اتحاد کو توڑ دیا جاوے جس میں تمام عالم کے مسلمان پروئے ہوئے ہیں تا کہ اتحاد کی برکتوں سے مسلمان محروم ہو جائیں۔ اور نگران کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھا کر مذاہب باطلہ پھر اپنی ترقی کے لئے کوئی راستہ نکال سکیں اور دجل وفریب کے ظاہر ہونے کا کوئی خطرہ نہ رہے۔

(انوار العلوم جلد 4ص 197)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

قراردادہائے تعزیت

محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر مختلف جماعتوں، اداروں اور تنظیموں کی طرف سے قراردادہائے تعزیت موصول ہوئی ہیں۔ جن میں ان کی شخصیت اور خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ ان سب کی فہرست درج ذیل ہے۔

☆مجلس انصار اللہ پاکستان
☆لجنہ اماء اللہ پاکستان
☆مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ
☆مجلس انصار اللہ یوکے
☆لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ
☆جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی
☆جماعت احمدیہ ضلع حیدرآباد
☆جماعت احمدیہ ضلع میرپورخاص
☆جماعت احمدیہ کراچی
☆جماعت احمدیہ اسلام آباد
☆جماعت احمدیہ گلشن جامی کراچی
☆جماعت احمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
☆جماعت احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ
☆جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ
☆مجلس انصار اللہ علاقہ لاہور
☆مجلس انصار اللہ ضلع لاہور
☆مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور
☆لجنہ اماء اللہ لاہور

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ ومکرمہ درثمین طاہر صاحبہ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کو مورخہ 23 مئی 2005ء کو چوتھے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "مبرور احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی (سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر) کا پوتا اور مکرم رشید احمد صاحب اکاؤنٹنٹ جماعت احمدیہ امریکہ کا نواسہ ہے احباب جماعت سے بچے کی صحت وسلامتی، نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت بیلدار

نظارت زراعت کو اپنے زرعی فارمز متصل ربوہ کیلئے بیلداروں کی ضرورت ہے خواہش منداحباب صدر صاحب محلّہ یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق کروا کر درخواست درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

نظارت زراعت صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
فون نمبر 04524-213635

تقریب شادی

مکرم خواجہ مظفر احمد انجم صاحب شالیمار ٹی وی سنٹر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ میرے بھائی مکرم خواجہ قمر احمد صاحب ابن مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی دارالبرکات ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ امۃ الواسع اختر صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب اختر ہوسٹن امریکہ مورخہ 21/اپریل 2005ء کو بعوض -/5000 امریکن ڈالرحق مہر پر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ نے دارالرحمت وسطی ربوہ کے لان میں پڑھا اور رخصتی اسی روز ہوئی۔ مورخہ 22/اپریل ء کو دارالبرکات ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے ہی دعا کروائی۔ مکرم خواجہ قمر احمد صاحب حضرت میاں نور محمد صاحب امرتسری رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے اور مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کے بھانجے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم فخرھبۃ الاحمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد مکرم صلاح الدین صاحب ولد مکرم ضیاء الدین صاحب (احمد گولڈسمتھ) چند دنوں سے ہارٹ اٹیک اور فالج کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں حالت قابل فکر ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ، عاجلہ سے نوازے ہر آن حامی وناصر ہو۔

مکرم خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب آئی سرجن جماعت احمدیہ کراچی کو اچانک برین میں ٹیومر ظاہر ہوا ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی جلد مکمل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

افریقہ کے احمدیوں میں اتنا جوش اور ایمان اور خلافت سے ایسی محبت ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ پھر اس یقین سے دل بھر جاتا ہے کہ یہ واقعی خدا تعالیٰ کی جماعت ہے اور خدا تعالیٰ نے ہی ان کے دلوں کو پھیرا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ مغربی افریقہ سے کامیاب مراجعت پر لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی طرف سے استقبالیہ تقریب منعقدہ یکم مئی 2004ء میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

استقبالیہ

یکم مئی 2004ء کو لجنہ اماء اللہ یو۔کے کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے مغربی افریقہ کے کامیاب اور بابرکت دورہ سے مراجعت پر ایک سادہ اور پروقار استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یو۔کے نے استقبالیہ ایڈریس میں حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں مغربی افریقہ کے کامیاب دورہ سے واپسی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس تاریخ ساز دورہ میں ہم نے افریقہ کے احمدیوں کی طرف سے خلافت احمدیہ اور خلیفہ وقت سے محبت اور پیار کے جو نظارے دیکھے وہ قابل رشک ہیں۔ افریقہ کے لوگوں کا نظم وضبط، باوقار انداز اور ان کی والہانہ محبت کے نظارے قابل دید تھے۔ ان کے سینے خدا کی محبت سے معمور اور چہرے نور ایمان سے منور نظر آتے تھے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے پیارے مسیح ومہدی کے نمائندہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ کے وہاں آنے اور ان کے ساتھ گزرے ہوئے تمام لمحات کو اپنی محبت اور عقیدت سے امر بنا دیا۔ ان کے جذبوں کی سچائی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں سے عیاں تھی۔ ان روح پرور نظاروں نے ہمارے ایمانوں کو مزید جلا بخشی۔ خدا تعالیٰ کے نشانات کو ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ الحمدللہ۔ ہماری دعا ہے کہ یہ قوم حضرت اقدس مسیح موعود کے قدموں سے فیض پا کر دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کی صف اول میں شامل ہو جائے تا دنیا دیکھ لے کہ مسیح و مہدی موعود کی برکت سے ایک قوم نئی زندگی پا کر باوقار انداز میں سر اٹھا کر باقی دنیا کے شانہ بشانہ چل رہی ہے۔ نیز خدا تعالیٰ اس بابرکت سفر کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگ میل بنائے اور اس کے اثرات کو آئندہ آنے والے زمانوں پر محیط کردے۔ آمین

حضور کا خطاب

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے لجنات سے مخاطب ہوتے ہوئے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اب آپ کی واپسی کا وقت قریب ہے اور ایک مقبرہ قائم کیا جائے جس میں اعلیٰ معیار والے اور قربانی کرنے والے لوگوں کی تدفین ہو گی تو اس وقت آپ نے ”رسالہ الوصیت“ کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں کہ:

”اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔“

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 305)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے اس ارشاد کو اس خوشخبری کو ہمیشہ گزشتہ سو سال میں سچا ہوتے دیکھا اور دیکھتے رہے۔ خلافت اولیٰ کے وقت لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود کی وفات ہوگئی ہے اب احمدیت چند دن کی مہمان ہے۔

پھر خلافت ثانیہ میں جب اندرونی فتنہ بھی اٹھا اور ایسے لوگ جو خلافت کے منکر تھے ان کو پیغامی بھی کہا جاتا ہے اور لاہوری بھی اور غیر مبایعین بھی، انہوں نے بڑا زور لگایا کہ انجمن اب حقدار ہونی چاہئے نظام جماعت کو چلانے کی اور خلافت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعود کی عمر اس وقت صرف 24 سال تھی اور بڑے بڑے پڑھے لکھے علماء اور دین کا علم رکھنے والے اور جو اس وقت احمدیت کے نظام جماعت کے ستون سمجھے جاتے تھے وہ سب علیحدہ ہوگئے اور کچھ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ رہے لیکن ہم نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا 52 سالہ دور خلافت ہر روز ترقی کی نئی منزل طے کرتا تھا۔ آپ کے دور میں افریقہ میں بھی مشن کھلے، یورپ میں بھی مشن کھلے اور خلافت کے دس سال بعد ہی یہاں لندن میں آپ نے اس بیت الذکر کی بنیاد بھی رکھی۔

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔ اس میں بھی خاص طور پر افریقن ممالک میں اور ان افریقن ممالک میں جو انگلستان کی کالونیز رہیں کسی زمانے میں، ان میں احمدیت خوب پھلی اور کافی حد تک Establish ہوگئی۔

پھر خلافت رابعہ کے دور میں ہم نے ہر روز ترقی کا ایک نیا سورج چڑھتا دیکھا۔ افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی، ایشیا میں بھی۔ پھر MTA کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے تک جماعت کی آواز پھیلی۔ تو یہ ترقیات جس طرح حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دوسری قدرت کا آنا ضروری ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے اور ہمیشہ وہی چیزیں رہا کرتی ہیں جو اپنی ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت سے وابستگی کی وجہ سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ منصب دیا تو باوجود اس خوف کے جو میرے دل میں تھا کہ جماعت کس طرح چلے گی، اللہ تعالیٰ نے خود ہر چیز اپنے ہاتھ میں لی۔ اور جو ترقی کا قدم جس رفتار سے بڑھ رہا تھا اسی طرح بڑھتا چلا گیا اور چلتا چلا جا رہا ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود سے خدا کا یہ وعدہ ہے کہ میں تیری جماعت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہے اور لوگ جوق در جوق اس میں شامل بھی ہو رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اصل میں اللہ تعالیٰ کو اپنے پیاروں کی عزت کا بڑا خیال رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنا ایک کام ہے جو بعض لوگوں کے ذریعہ سے کرواتا ہے۔ اور انبیاء کو جو دنیا میں بھیجتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے وہ دنیا میں اپنی تعلیم اور اپنا نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور پھر انبیاء کے بعد ان کے ماننے والوں کے ذریعہ اور پھر خلافت کے ذریعہ سے وہ نظام جاری رہتا ہے اور ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب افریقہ کے ممالک ہیں۔ دو ممالک ایسے ہیں جہاں گزشتہ دس پندرہ سال میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی اور ایک آدمی سوچ سکتا ہے کہ ٹھیک ہے غریب لوگ ہیں انہوں نے جماعت کو مان لیا لیکن شاید بھیڑ چال میں مان لیا ہو۔ لیکن جب آپ وہاں جا کر دیکھتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ جس فراست سے اور روشن دماغی سے اور نور یقین کے ساتھ انہوں نے جماعت کو، احمدیت کو قبول کیا ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی اگر دی جائے تو یہ حالت میسر آسکتی ہے۔ مرد، عورتیں، بچے مختلف طبقات میں سے جماعت میں شامل ہوئے۔ کچھ احمدیت میں شامل ہونے سے پہلے پیگنز (Pagans) تھے، لامذہب تھے۔ کچھ عیسائیت میں سے آئے، کچھ مسلمانوں میں سے آئے۔ غرض مختلف مذاہب میں سے احمدیت میں شامل ہوئے اور اتنا جوش اور ایمان ہے ان کے اندر کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اور پھر اس یقین سے دل بھر جاتا ہے اور تسلی ہوتی ہے کہ یہ واقعی خدا تعالیٰ کی جماعت ہے اور خدا تعالیٰ نے ہی ان کے دلوں کو پھیرا ہے۔ ایک جوش، ایک جذبہ، ایک محبت تھی جو ان کی آنکھوں میں سے ٹپک رہی ہوتی تھی خلیفہ وقت کے لئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ عورتوں میں خاص طور پر ایسے طبقے جو ان پڑھ ہوں ان میں مذہب کا اتنا خیال نہیں ہوتا۔ لیکن ان عورتوں میں بھی اس قدر مذہب کی عزت واحترام تھا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش اس حد تک بھی وہ کرتی تھیں کہ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ کوئی بھی ذریعہ جس سے وہ فائدہ اٹھا سکیں، ضائع ہو۔ اسی طرح خلیفہ وقت سے محبت کا جو اظہار ان کی آنکھوں میں نظر آتا تھا کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ یہ ان پڑھ لوگ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہت ریموٹ (Remote) علاقے کے دور دراز گاؤں کے جہاں سڑکیں بھی نہیں پہنچی ہوئیں وہاں سے تکلیفیں اٹھا کر

(باقی صفحہ 6 پر)

حضرت مسیح موعود کی بابرکت تحریرات کی روشنی میں

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول

میں نے جب سے عقل وسمجھ پائی ہے اس کی مانند کوئی وسیع علم والا نہیں دیکھا

مرتبہ: راجہ برہان احمد طالع صاحب

عظمت ایمان پر ایک محکم دلیل

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ریاست جموں کے ایک جلسہ میں مولوی صاحب کا ایک ڈاکٹر صاحب سے جن کا نام جگن ناتھ ہے اس عاجز کی نسبت کچھ تذکرہ ہو کر مولوی صاحب نے بڑی قوت اور استقامت سے یہ دعویٰ پیش کیا کہ خدا تعالیٰ ان کے یعنی اس عاجز کے ہاتھ پر کوئی آسمانی نشان دکھلانے پر قادر ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے انکار پر مولوی صاحب نے ریاست کے بڑے بڑے ارکان کی مجلس میں یہ شرط قبول کی کہ اگر وہ یعنی یہ عاجز کسی مدت مسلمہ فریقین پر کوئی آسمانی نشان دکھلا نہ سکے تو مولوی صاحب ڈاکٹر صاحب کو پانچ ہزار روپے جرمانہ دیں گے اور ڈاکٹر صاحب کی طرف سے یہ شرط ہوئی کہ اگر انہوں نے کوئی نشان دیکھ لیا تو بلا توقف ...... ہو جائیں گے۔ .... مگر افسوس کہ ڈاکٹر صاحب ناقابل قبول اعجازی صورتوں کو پیش کر کے ایک حکمت عملی سے گریز کر گئے۔ چنانچہ انہوں نے ایک آسمانی نشان یہ مانگا کہ کوئی مرا ہوا پرندہ زندہ کر دیا جائے حالانکہ وہ خوب جانتے ہوں گے کہ ہمارے اصولوں سے یہ مخالف ہے۔ ہمارا یہی اصول ہے کہ مردوں کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ کی عادت نہیں اور وہ آپ فرماتا ہے (-) ہم نے یہ واجب کر دیا ہے کہ جو مر گئے پھر وہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا تھا کہ آسمانی نشان کی طرف سے کوئی تعین ضروری نہیں بلکہ جو امر انسانی طاقتوں سے بالاتر ثابت ہو خواہ وہ کوئی امر ہو اسی کو آسمانی نشان سمجھ لینا چاہئے اور اگر اس میں شک ہو تو بالمقابل ایسا ہی کوئی امر دکھلا کر یہ ثبوت دینا چاہئے کہ وہ امر الٰہی قدرتوں سے مخصوص نہیں لیکن ڈاکٹر صاحب اس سے کنارہ کر گئے اور مولوی صاحب نے وہ صدق قدم دکھلایا جو مولوی صاحب کی عظمت ایمان پر ایک محکم دلیل ہے۔ دل میں ازبس آرزو ہے کہ اور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 521)

مربیانہ اور استادانہ صحبت

میرے ایک مخلص دوست مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جو نو تعلیم یافتہ جوان اور تربیت جدیدہ کے رنگ سے رنگین اور نازک خیال آدمی ہیں جن کے دل پر میرے محبّ صادق اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب کی مربیانہ اور استادانہ صحبت کا نہایت عمدہ بلکہ خارق عادت اثر پڑا ہوا ہے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 119)

آپ کی قابلیتیں

حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور حدیث اور تفسیر میں اعلیٰ درجہ کی معلومات رکھتے ہیں۔ فلسفہ اور طبعی قدیم اور جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے۔ فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ طیار کیا ہے اور جیسے اور علوم میں فاضل جلیل ہیں۔ مناظرات دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں۔ بہت سی عمدہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 37)

سخاوت اور ہمدردی دین میں عجیب شان

ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں۔ میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر یک پہلو سے (-) اور (-) کے سچے خادم ہیں مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے نکلے۔ مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں کہ قرار درکف آزادگان نگیرد مال لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا اور اب بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا اور ان کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 520)

مالی قربانی میں آگے

مولوی حکیم نور دین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی (-) میں عجیب شان رکھتے ہیں۔ کثرت مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا۔ مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی صحبت کا اثر ہے۔ مولوی صاحب موصوف اب تک تین ہزار روپیہ کے قریب للہ اس عاجز کو دے چکے ہیں اور جس قدر ان کے مال سے مجھ کو مدد پہنچی ہے اس کی نظیر اب تک کوئی میرے پاس نہیں۔

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد 4 ص 407)

ہر دم صحبت میں رہنے کا حق

میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طرح نور دین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمہ (-) کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 35)

میری دعا کا نتیجہ

جب سے میں خدا تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حیی قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور میں رات دن خدائے تعالیٰ کے حضور چلّاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا اور ذلیل ہوں۔ پس جبکہ دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور آسمان کی فضا میری دعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارہ میں میرے دوست ہیں۔ اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔ وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ (-) کے سرداروں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے۔ پس مجھ کو تو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریمؐ حضرت فاروقؓ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے اور میں اپنے غموں کو بھول گیا جب سے کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میں نے دین کی نصرت کی راہوں میں اس کو سابقین میں سے پایا اور مجھ کو کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر کہ اس کے مال نے جو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دیا اور کئی سال سے دیتا ہے .... میں نے جب سے عقل و سمجھ پائی ہے اس کی مانند کوئی وسیع علم والا نہیں دیکھا۔ اور وہ جب میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میری نظر اس پر پڑی تو میں نے اس کو دیکھا کہ وہ میرے رب کی آیات میں سے ایک آیت ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری اسی دعا کا نتیجہ ہے جس پر میں مداومت کرتا تھا۔

(ترجمہ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 583-581)

یہود میں جذبہ تشدد و انتقام کا تاریخی پس منظر

حضرت مسیح موعود نے اپنی مبارک زندگی کی آخری تالیف ''پیغام صلح'' میں تحریر فرمایا:۔

''بات یہ تھی کہ توریت میں یہ احکام تھے کہ دانت کے بدلہ دانت اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور ناک کے بدلہ ناک، اور اس تعلیم سے صرف یہ غرض تھی کہ تا یہودیوں میں عدل کا مسئلہ قائم کیا جائے۔ اور تعدّی اور زیادتی سے روکا جائے۔ چونکہ بباعث اس کے کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہ چکے تھے۔ ان میں ظلم اور سفلہ پن کی خصلتیں بہت پیدا ہو گئی تھیں۔ پس خدا کی حکمت نے یہ تقاضا کیا۔ کہ جیسا کہ انتقام اور بدلہ لینے میں ان کی فطرتوں میں ایک تشدد تھا۔ اس کے دور کرنے کے لئے ایک تشدد کے ساتھ اخلاقی تعلیم پیش کی جائے۔ سو وہ اخلاقی تعلیم انجیل ہے۔ جو صرف یہودیوں کے لئے ہے نہ تمام دنیا کے لئے۔ کیونکہ دوسری قوموں کے لئے حضرت عیسیٰؑ کو کچھ بھی غرض نہ تھی''۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 470)

اوسٹیوپوروسیس ہڈیوں کو کمزور کرنے والی بیماری

ڈاکٹر عبداللطیف سمیع صاحب۔ اسسٹنٹ پروفیسر آرتھوپیڈک سرجری

اوسٹیوپوروسیس ہڈیوں کی ایک پُراسرار بیماری ہے جس کے آثار پانچ ہزار سال قبل حنوط کی گئی مصری ممیوں میں آج بھی پائے جاتے ہیں۔ اوسٹیوپوروسیس انگلش زبان کا لفظ ہے جو دراصل دو یونانی الفاظ اوسٹیون اور پوروس کا مجموعہ ہے جن کا مطلب ”جالی دار ہڈی“ ہے۔ ہڈیوں کو کمزور کردینے والی اس بیماری کے اسرار و رموز کو سمجھنے کے لئے ہڈیوں کے بننے کا عمل اور ان کی ساخت کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

ہڈیوں کے بننے کا عمل

یہ پیدائش سے پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے اور پیدائش کے تقریباً تیس سال بعد تک جاری رہتا ہے۔ انسان کا بنیادی ڈھانچہ چھوٹی چھوٹی نرم کری ہڈیوں سے بنتا ہے لیکن چند ہڈیاں ایک بنیادی جھلی سے بنتی ہیں۔ ہر انسان کی ہڈیوں کے بننے کا عمل جینیاتی طور پر پہلے ہی طے شدہ ہوتا ہے جسے جسم میں موجود موافق حالات کامیابی سے مکمل کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ ہڈیوں کے بننے کے عمل کے ساتھ ساتھ ان کی ساخت میں مسلسل تبدیلی کا عمل بھی شروع ہو جاتا ہے۔ جو تمام عمر جاری رہتا ہے۔ یہ عمل نوزائیدگی اور بلوغت کے زمانے میں بہت تیز ہوتا ہے تاکہ قد کو بڑھایا جاسکے۔ جسم میں کم و بیش 206 ہڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ ہر وقت گھلتی اور بنتی رہتی ہیں اور ہر سال تقریباً 10 سے 30 فیصد انسانی ڈھانچہ از سرِ نو بنتا ہے۔ ہڈیاں ایک زندہ عضو ہیں جو تین مختلف طرح کے خلیوں سے بنتی ہیں جن میں اوسٹیو سائٹ، اوسٹیو بلاسٹ اور اوسٹیو کلاسٹ خلیے شامل ہیں۔ اوسٹیو بلاسٹ خلیے ہڈیوں کو بنانے اور اوسٹیو کلاسٹ خلیے ہڈیوں کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہڈیوں کی مضبوطی کو مسلسل قائم رکھنے کے لئے اوسٹیو بلاسٹ خلیوں اور اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کا ایک خاص تناسب سے ہر وقت کام کرتے رہنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کا عمل اوسٹیو بلاسٹ خلیوں کے عمل سے بڑھ جائے تو ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ انسانی ہڈیوں میں خلیوں کے علاوہ نامیاتی اور غیر نامیاتی مرکبات بھی شامل ہوتے ہیں۔ ہڈیوں کا نامیاتی حصہ گلائیکو پروٹین، فاسفو پروٹین اور میوکو پولی سیکرائیڈ سے مل کر بنتا ہے جبکہ غیر نامیاتی حصہ کیلشیم کاربونیٹ سوڈیم اور فلورائیڈ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو ہڈیوں کو مضبوط رکھتا ہے۔

ہڈیوں کے مضبوط ہونے کا عمل

یہ عمل عمر کے پہلے تیس سال تک مسلسل جاری رہتا ہے اس کے پانچ سال بعد تک ان کی مضبوطی میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد ہڈیاں اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کے زیرِ اثر آہستہ آہستہ جذب ہو کر کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہڈیوں کے جذب ہونے کے عمل کے دوران ان کی بلحاظ حجم مقدار 0.3 سے لے کر 0.5 فیصد سالانہ کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن خواتین میں ایام کے خاتمے کے بعد یہ شرح بڑھ کر دو سے تین فیصد سالانہ ہو جاتی ہے۔ ہڈیوں کا یہ زیاں مسلسل بڑھتا رہتا ہے جو پانچ سے آٹھ سال کے عرصے میں چار سے آٹھ فیصد سالانہ ہو جاتا ہے اور اس طرح ستر سال کی عمر میں خواتین میں ہڈیوں کی مقدار بلحاظ حجم پچاس فیصد رہ جاتی ہے جو کہ تیس سال کی عمر میں سو فیصد تھی ان اعداد و شمار سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اوسٹیوپوروسیس کی بیماری ہڈیوں کو کس قدر کمزور کردیتی ہے۔

کیلشیم کی اہمیت

انسانی جسم میں کیلشیم ہڈیوں کو مضبوط کرنے کے علاوہ پٹھوں کے کام کرنے، خون کے جمنے اور اعصاب کے کام کرنے کے لئے بھی بہت ضروری ہے اگر کسی وجہ سے خون میں کیلشیم کی مقدار کم ہو جائے تو مختلف ہارمون ہڈیوں میں ذخیرہ کئے گئے کیلشیم کو جذب کر کے خون کے بہاؤ میں شامل کردیتے ہیں تاکہ جسم میں جس جگہ اس کی ضرورت ہو وہاں پر کیلشیم جائے اور جسم کے مختلف افعال ٹھیک طرح سے انجام دیئے جاسکیں۔ اگر کسی بھی وجہ سے جسم میں کیلشیم کی قلت طویل عرصے تک برقرار رہے تو ہڈیوں میں موجود کیلشیم کا ذخیرہ مسلسل کم ہوتا رہتا ہے اور ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ ایک بالغ انسان کی کیلشیم کی روزانہ ضرورت 750 سے لے کر 1000 ملی گرام ہوتی ہے لیکن خواتین میں ایام حمل یا دودھ پلانے والی ماؤں اور پچاس سال کی عمر کے بعد یہ ضرورت بڑھ کر 2500 ملی گرام ہو جاتی ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ ایک عام پاکستانی کی خوراک میں کیلشیم کی مقدار اس کی ضرورت سے کہیں کم ہوتی ہے۔

ہڈیوں کی کمزوری کی وجوہات

ان میں نسل اور وراثت، جنس، غیر متوازن، خوراک سستی اور کاہلی سگریٹ و شراب نوشی ہارمون کی کمی، بڑھاپا، معدہ جگر کی دائمی بیماریاں اور ادویات کا طویل عرصہ تک استعمال ہے۔ مختلف نسل کے لوگوں میں عمر کے مختلف حصوں میں ہڈیاں بنانے اور ہڈیاں جذب کرنے کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے جو ہر انسان کو وراثت میں ملتی ہے اس نظام میں خرابی اوسٹیوپوروسیس کا باعث بن سکتی ہے۔ خواتین جسمانی طور پر مردوں کے مقابلے میں کمزور ہوتی ہیں اسی طرح ان کی ہڈیاں بھی مردوں کے مقابلے میں کمزور ہوتی ہیں۔ عمر کے ہر حصے میں متوازن خوراک جس میں کیلشیم اور وٹامن ڈی کی مناسب مقدار موجود ہو ہڈیوں کی مضبوطی کے لئے بہت ضروری ہوتی ہے۔ سگریٹ اور شراب دونوں میں مضرِ صحت کیمیائی مادے شامل ہوتے ہیں جو خون میں شامل ہو کر ہڈیوں تک پہنچتے ہیں اور ہڈیوں کے اسٹیو کلاسٹ خلیوں کے کام کی رفتار کو کئی گنا بڑھا دیتے ہیں اور ہڈیوں کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔ مردوں میں مردانہ ہارمون اور خواتین میں زنانہ ہارمون جنہیں بالترتیب ٹیسٹوسٹیرون اور ایسٹروجن کہا جاتا ہے ہڈیوں کو مضبوط رکھنے کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مردوں میں عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹیسٹوسٹیرون کی بتدریج کمی ہو جاتی ہے جو ہڈیوں کو کمزور کرنے کا باعث بنتی ہے۔ خواتین میں ایام کے خاتمے کے بعد ایسٹروجن کی اچانک شدید کمی ہو جاتی ہے جس سے ان کی ہڈیوں کے کمزور ہونے کی رفتار کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ بوڑھے لوگ زیادہ جسمانی کام کاج نہیں کرسکتے ان کی خوراک میں کیلشیم کی مقدار بلحاظ ضرورت کم ہو جاتی ہے۔ جگر اور گردوں کی وٹامن ڈی کو پُر اثر بنانے کی صلاحیت بھی کم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ جینیاتی طور پر ہڈیوں کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھنے والے اوسٹیو کلاسٹ خلیے زیادہ تیزی سے ہڈیاں جذب کرنا شروع کردیتے ہیں۔ یہ سب عوامل مل کر ہڈیوں کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔ معدہ اور جگر کی دائمی بیماریاں وٹامن ڈی کو پُر اثر بنانے اور کیلشیم کے آنتوں سے جذب ہونے کے عمل میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں جس کے نتیجے میں ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ انسانی جسم کے غدودوں کے افعال کی خرابیاں بھی ہڈیوں کو کمزور کردیتی ہیں جن میں پیراتھائی رائیڈ غدود کی خرابیاں، تھائی رائیڈ غدود کی خرابیاں اور ایڈرینل غدود کی خرابیاں اہم ہیں۔ ہڈیوں کو مضبوط رکھنے کے لئے پیراتھائی رائیڈ ہارمون کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس غدود کے زیادہ کام کرنے کی صورت میں کیلشیم ہڈیوں سے جذب ہو کر خون کے بہاؤ میں شامل ہو جاتا ہے جس سے خون میں کیلشیم کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے اس حالت میں نہ صرف ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں بلکہ ان کا گودا بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ تھائی رائیڈ غدود جسم میں ہونے والے کیمیائی تعاملات اور حرارت پیدا کرنے کے عمل کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے زیادہ کام کرنے کی صورت میں اسٹیو کلاسٹ کے خلیوں کے کام کرنے کی رفتار بڑھ جاتی ہے اور ہڈیاں جذب ہو کر کمزور ہو جاتی ہیں۔ ایڈرینل غدود کے ضرورت سے زیادہ کام کرنے کی صورت میں جسم میں کیلشیم سے تعلق رکھنے والے کیمیائی تعاملات کم ہو جاتے ہیں اور اوسٹیو کلاسٹ خلیے تیزی سے ہڈیوں کو جذب کرنا شروع کردیتے ہیں یہ سب عوامل مل کر ہڈیوں کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔ بہت سی ادویات کا طویل عرصے تک استعمال اوسٹیو کلاسٹ خلیوں کے کام کرنے کی رفتار کو بہت بڑھا دیتا ہے۔

علامات

اوسٹیوپوروسیس کی بیماری بغیر کسی علامت کے ہڈیوں کو مسلسل کمزور کرتی رہتی ہے۔ مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کی کمر آگے کی طرف جھک گئی ہے اور قد میں بھی کمی واقع ہوگئی ہے کیونکہ ریڑھ کی ہڈی کے مہرے اونچائی میں کم ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح مریض کا قد چند سالوں میں 2 سے 4 سینٹی میٹر کم ہو جاتا ہے۔ قد کی کمی کی وجہ سے سینے اور پیٹ کے اندر اعضاء کے لئے جگہ تنگ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کا پیٹ باہر نکل آیا ہے اور اس پر سلوٹیں نمودار ہوگئی ہیں اور اس کی خوراک کم ہوگئی ہے اور پیٹ بھی جلد بھر جاتا ہے۔ جسم کی ہڈیاں بڑی تیزی سے کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں اور معمولی چوٹ یا روزمرہ کے کام کے دوران ٹوٹ جاتی ہیں جن میں کولہے کے جوڑ کی ہڈیاں، کلائی کی ہڈیاں، ریڑھ کی ہڈی کے مہرے، کندھے کے جوڑ کی ہڈیاں اور پسلیاں شامل ہیں۔

اوسٹیوپوروسیس سے بچاؤ

آئندہ زندگی میں اوسٹیوپوروسیس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی ہڈیوں کو بچپن میں ہی زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا جائے جس کے لئے انہیں متوازن غذا جس میں کیلشیم اور وٹامن ڈی مناسب مقدار میں شامل ہوں مہیا کی جائے۔ اس کے علاوہ انہیں کھیل کود کے مناسب مواقع فراہم کرنے چاہئیں تاکہ بلوغت سے پہلے ہی جنیاتی طور پر ہڈیوں میں محفوظ رکھی جانے والی کیلشیم کی زیادہ سے زیادہ مقدار ذخیرہ کی جاسکے اور اس طرح انہیں آئندہ عمر میں اوسٹیوپوروسیس سے ممکنہ حد تک بچنے کا موقع مل سکے۔ عمر کے ہر حصہ میں روزمرہ کے کام کاج خود کرنے چاہئیں اور روزانہ باقاعدگی سے ہلکی پھلکی ورزش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ سگریٹ نوشی اور شراب نوشی سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ جسم میں ہارمونز کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے۔ اس سے بچاؤ کے لئے ہارمونز کے امراض کے ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے تاکہ ہارمونز کی کمی کو دور کر کے ہڈیوں کو مضبوط رکھا جاسکے۔ اگر معدہ اور جگر کی دائمی بیماریاں لاحق ہوں تو ان کے علاج کے لئے ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے تاکہ کیلشیم اور وٹامن ڈی مناسب مقدار میں جسم

(باقی صفحہ 6 پر)

محمد افضل فاروق صاحب

میری اہلیہ مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ کی یاد میں

خاکسار کی اہلیہ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم محمد اکرم عمر صاحب سابق مربی سپین و گوئٹے مالا حال دفتر تعلیم القرآن ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 29 جولائی 2004ء کو بوقت 9 بجے صبح وفات پا گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ نے میرے ساتھ نصف صدی یعنی پچاس سال کا عرصہ نہایت خوش اسلوبی اور وفا سے گزارا۔ 15 اکتوبر 1954ء کو ہماری شادی ہوئی اور 29 جولائی 2004ء کو وہ اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ مرحومہ میری اہلیہ ثانی تھیں۔ ان کے والد قبلہ رانا فیض بخش صاحب نون اسسٹنٹ رجسٹرار ملتان تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ میری پہلی بیوی سکینہ بیگم جو میری خالہ زاد بھی تھیں، وفات پا گئی ہیں تو انہوں نے مجھے افسوس کا خط لکھا اور ساتھ ہی لکھا کہ اگر دوسری شادی کی خواہش ہو تو مجھے لکھیں۔ قبلہ رانا صاحب میرے والد بزرگوار الحاج حکیم محمد اکرم صاحب کو خوب جانتے تھے بلکہ دوست تھے۔ مکرم رانا صاحب کسی وقت علی پور ضلع مظفر گڑھ میں تعینات تھے۔ علی پور اور اوچ شریف کا درمیانی فاصلہ بیس میل ہے۔ قبلہ والد بزرگوار علی پور کے بڑے زمینداروں تا تاریوں اور گوپانگوں کے علاج معالجہ کے لئے وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے تو ان کی رہائش مکرم رانا صاحب کے پاس ہوتی تھی۔

قبلہ والد بزرگوار تو نومبر 1945ء میں وفات پا گئے لیکن مکرم رانا صاحب نے انہیں یاد رکھا اور اس تعلق کی بنا پر اپنی بیٹی کا رشتہ میرے ساتھ کر دیا۔ قبلہ رانا صاحب کا اصل وطن بستی جمال والہ تحصیل شجاع آباد تھا۔ میری شادی بھی اسی بستی میں ہوئی۔ محترم رانا صاحب بڑے نڈر اور دبنگ داعی الی اللہ اور صاحب کشف و رویا تھے۔ ایک دفعہ غالباً صدر محمد ایوب خان کی صدارت میں لاہور میں کسان کانفرنس ہوئی جس میں محترم رانا صاحب نے بھی تقریر کی جسے بہت سراہا گیا۔ اخباروں اور رسائل میں ان کا مضمون چھپا اور افسران بالا سے خوب داد ملی بلکہ ان کی ترقی بھی ہوگئی۔ آپ بڑے بڑے اعلیٰ عہدیداروں وزراء اور سربراہان مملکت کو بھی دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے اور آخر دم تک خط و کتابت کے ذریعے یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ 12 دسمبر 1995ء کو وفات پائی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ بیت الفضل لندن میں دو خطبات جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بڑے پیارے انداز میں ان کی مالی خدمات اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یہ خطبات الفضل ربوہ کی 13 فروری 1993ء اور 28 فروری 1993ء کی اشاعت میں چھپ چکے ہیں۔ ان کی بیٹی یعنی خاکسار کی اہلیہ زرینہ بیگم صاحبہ بھی اپنے والد صاحب کی طرح دلیر داعی الی اللہ تھیں۔ مہمان نوازی اور غریبوں کی دیکھ بھال تو ان کا نمایاں وصف تھا۔ کسی کا دکھ نہ دیکھ سکتی تھیں۔ اپنے اعلیٰ اخلاق اور سوشل طبیعت کی وجہ سے ملنے والی عورتوں کو بہت جلد سہیلی بنا لیتی تھیں۔ ابھی چھوٹی عمر کی تھیں کہ ان کی والدہ دماغی عارضہ میں مبتلا ہوگئیں تو ان کی تیمارداری اور دیکھ بھال کی توفیق بھی انہیں ملتی رہی۔ اس لئے عمر رسیدہ عورتوں سے انہیں انس و محبت تھی اور والدہ جیسی ان کی خاطر مدارت کرتی تھیں۔ کئی بوڑھی عورتیں ان کی سہیلیاں بنی ہوئی تھیں۔ اسی طرح بستی کی ایک بوڑھی نانی بھانواں کو جب پتہ چلا کہ زرینہ بی بی کی شادی ہو رہی ہے اور وہ مستقل طور پر اپنے گھر جا رہی ہے تو وہ انہیں ملنے آئی اور ساتھ بیٹھ کر روتی رہی کہ زرینہ بی بی کے بعد اسے کون سنبھالے گا۔ خدا کی قدرت جس طرح یہ جمال والہ میں بوڑھی سہیلیاں چھوڑ کر آئیں اوچ شریف میں بھی کئی بوڑھیاں ان کی سہیلیاں بن گئیں۔ وہ غریب بوڑھی عورتوں کو چپکے چپکے آٹا، دالیں اور کپڑے وغیرہ دے دیا کرتی تھیں۔

دل کی سخی اور کھلے ہاتھوں والی اور بڑی مہمان نواز تھیں۔ خاکسار کو چونکہ ایک لمبا عرصہ بطور صدر جماعت احمدیہ اوچ شریف، خدمت کا موقعہ ملا ہے اور زرینہ بیگم خود بھی صدر لجنہ رہی ہیں۔ اس لئے مرکزی نمائندگان، مربیان کرام اور عام مہمانوں کا ہمارے ہاں کافی آنا جانا تھا۔ اسی طرح جلسوں اور اجتماعات کے موقعوں پر بھی باہر سے آنے والے احباب کے قیام و طعام کا انتظام وہ لمبا عرصہ خود کرتی رہیں اور اس معاملہ میں کبھی بھی انہوں نے میرے دل کو ملول نہیں کیا۔ بلکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرا دل بھی انہوں نے آ کر وسیع کیا۔ مہمانوں کو تو وہ ہمیشہ گھر کا فرد ہی شمار کرتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں جب خدام الاحمدیہ کا ربوہ میں اجتماع ہوتا تھا تو کراچی، حیدرآباد، میرپور خاص، نواب شاہ اور کوئٹہ وغیرہ سے چالیس چالیس پچاس پچاس خدام کے قافلے سائیکلوں پر ربوہ جاتے ہوئے اوچ شریف سے گزرتے تو ان سب کے رات کے قیام و طعام کا انتظام ہمارے پاس ہوتا۔ ان کا رات کا کھانا تیار کرنا، بستروں کا بندوبست کرنا اور ان کے آرام میں زرینہ بیگم مرحومہ کا بڑا دخل تھا۔ وہ ساری رات جاگتیں جب تک کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے خدام آرام سے سو نہ جاتے تھے۔ پھر علی الصبح اٹھ کر ان کے ناشتے کا انتظام کرتی تھیں۔ ان قافلوں کا شہر کے عوام اور معززین پر بھی گہرا اثر پڑتا۔ وہ حیرت سے دیکھتے کہ دور دراز سے قافلے در قافلے اپنے امام کا خطاب سننے کے لئے سائیکلوں پر جا رہے ہیں۔ اس طرح ان قافلوں کا استقبال و الوداع کر کے زرینہ بیگم بہت خوش ہوتیں کہ گھر بیٹھے اللہ نے خدمت کا موقعہ دے دیا۔ اپنے والد محترم کی طرح صاحب کشف و رویا بھی تھیں۔ ان کا ایک خواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ لندن 1993ء کے موقعہ پر مستورات میں سنایا جو خلافت ثالثہ کے انتخاب کے بارہ میں تھا۔ یہ خواب الفضل انٹرنیشنل کی اشاعت 28 اکتوبر 1994ء میں چھپ چکا ہے۔ بچوں کی تربیت میں بھی انہوں نے میرا خوب ہاتھ بٹایا۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے مجھے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں۔ جو سوائے ایک بیٹی کے باقی سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ انہوں نے بچوں کو عاجزی انکساری اور محبت سے رہنے کا درس دیا۔ ہمیشہ غریبوں فقیروں کا خیال رکھنا سکھایا۔ امیر و غریب، ہمسایہ و رشتہ دار ہر ایک سے عزت و ادب سے پیش آنے کی تلقین کی۔ اپنی قناعت پسند اور کفایت شعار طبیعت کی وجہ سے میرا مالی بوجھ ہلکا کئے رکھا بلکہ ان کے آنے سے اللہ تعالیٰ نے میرا گھر برکت سے بھر دیا۔ وہ خاموشی سے بچیوں کا جہیز تیار کرتی رہتیں کہ پتہ بھی نہ چلتا اور شادیوں کے وقت اکثر تیاری مکمل ہوتی۔ ریاکاری، جھوٹ اور تکبر سے سخت نفرت تھی۔ انتہائی سادہ اور کھری تھیں۔ ایسی صابر و شاکر خاتون تھیں کہ کسی پر بوجھ بننا کسی صورت گوارا نہ تھا۔ بیماری کے باوجود خود اٹھ کر اپنا کام کرتی تھیں اگر منع کیا جاتا تو کہتیں مجھے بار بار تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا۔ آخر وقت تک دوسروں کی فکر زیادہ کرتی رہیں۔ جو بچے باہر یا دور ہوتے ان کا بہت احساس کرتی تھیں۔ ان کے لئے چیزیں چھپا کر رکھتیں کہ اپنے فلاں بیٹے یا بیٹی کو دوں گی کیونکہ وہ پردیس میں ہے۔

ان کی ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ خدا تعالیٰ کسی کا محتاج نہ کرے۔ جب بھی اپنے پاس بلائے اپنے خاوند کے گھر سے ہی جنازہ اٹھے۔ ان کی یہ تمنا بھی اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی اور اپنے ہی گھر میں بغیر کسی محتاجی کے اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

ان کی وفات پر کیا اپنے اور بیگانے، ہمسائے و پرائے سب ان کے حسن سلوک کی تعریف کر رہے تھے۔ پچاس سالہ زندگی میں کبھی کسی ہمسائے سے جھگڑا نہیں ہوا۔ بلکہ پورے محلے میں سبھی ان کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہمیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(بقیہ صفحہ 5)

میں جذب ہو سکے اور ہڈیوں کی مضبوطی قائم رہے۔ ماہر ڈاکٹر کے مشورہ اور مسلسل نگرانی کے بغیر دمہ کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویات، انجماد خون کو روکنے والی ادویات، مرگی کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویات، تھائی رائیڈ ہارمون کی کمی پوری کرنے والی ادویات اور کینسر کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویات ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔

اوسٹیو پوروسیس کے لئے کیلشیم کی گولیاں، وٹامن ڈی کے کیپسول، وٹامن ڈی کے قطرے، کیلسیٹو نین، فلورائیڈ اور خواتین میں زنانہ ہارمونز بھی استعمال کئے جاتے ہیں جو کسی بھی ماہر آرتھوپیڈک سرجن کے مشورے سے استعمال کرنے چاہئیں تا کہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جا سکے۔

(بقیہ صفحہ 3)

صرف دیکھنے کے لئے سفر کر کے آئے۔ تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے کئے کہ میں تیری جماعت قائم کروں گا جو نیک لوگوں کی جماعت ہوگی اور دنیا پر غالب آئے گی۔

حضور نے فرمایا کہ بچوں کے اندر بھی وہی روح تھی۔ مختلف ممالک میں مختلف طریقہ تھا اظہار کا لیکن ہر جگہ یوں جذبات ظاہر ہوتے تھے لگتا تھا کہ جس طرح ہمیشہ سے ایک آدمی جو بہت قریب ہوتا ہے، اس سے ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح پہلی دفعہ دیکھنے کے باوجود ان کی نظروں میں وہ تعلق نظر آ رہا تھا اور اس طرح اظہار ہو رہا تھا کہ حیرت ہوتی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں میں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ اپنی محبت کا اظہار کرتے تھے کہ حیرت ہوتی تھی۔ اب کسی بچے کو اگر میں نے پیار کر لیا تو خلافت سے محبت کی وجہ سے عورتیں اردگرد کی جتنی کھڑی ہوتی تھیں وہ اس بچے کو پیار کرنے لگ جاتی تھیں۔ تو یہ ان کے اظہار تھے محبت کے۔ حضور نے فرمایا کہ سکیورٹی کا گورنمنٹ کی طرف سے بھی بڑا انتظام تھا لیکن اس کے باوجود چھوٹے چھوٹے بچے ان کو ڈاج دے کر دائیں بائیں سے نکل کر آ کے چمٹ جایا کرتے تھے اور لوگ دیکھتے رہ جاتے تھے۔ تو یہ محبت ہے ان کی اور اس سے دل کو تسلی ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ الٰہی وعدے جو ہیں وہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ اور ایک دن تمام دنیا پر احمدیت کا غلبہ ہوگا۔ لیکن یہ سب کچھ تبھی ہوگا جب ہم خلافت کے نظام سے وابستہ رہیں گے اور خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کو اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 2004ء)

خلیفۂ وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظام وصیت میں شمولیت کے بارہ میں فرمایا:

''میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں۔ جو چندہ دہندہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔

(اختتامی خطاب جلسہ یو۔ کے یکم اگست 2004ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **46536** میں عابدہ نسرین زوجہ فضل محمود باجوہ قوم راجپوت کھوکھر عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 21 تولے اندازاً مالیتی -/4200 ڈالر۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند -/5000 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عابدہ نسرین گواہ شد نمبر 1 فضل محمود باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ناصر خان وصیت نمبر 29894

مسل نمبر **46537** میں امتہ المجیب زوجہ انوار احمد ثاقب پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 260 گرام مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند -/150000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ المجیب گواہ شد نمبر 1 انوار احمد ثاقب خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد انصاری وصیت نمبر 13086

مسل نمبر **46538** میں بشریٰ نذیر زوجہ آفتاب انور قوم چٹھہ (جٹ) پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ سونا 140 گرام مالیتی -/2800 کینیڈین ڈالر۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند -/10000 جرمن مارک۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ نذیر گواہ شد نمبر 1 آفتاب انور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سلیم احمد ظفر کینیڈا

مسل نمبر **46539** میں راشد مسعود صدیقی ولد عبدالوہاب مرحوم قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-11-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ ایک عدد رہائشی مکان واقع لاہور پاکستان اندازاً مالیتی -/250000 روپے۔ 2۔ایک عدد رہائشی مکان واقع کینیڈا اندازاً مالیتی -/178000 کینیڈین ڈالر جس پر بنک قرض -/135000 ڈالر کا 1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2100 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت وغیرہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد راشد مسعود صدیقی گواہ شد نمبر 1 سید شعیب احمد جنود وصیت نمبر 27741 گواہ شد نمبر 2 عبدالباری کینیڈا

مسل نمبر **46540** میں میمونہ مبارک اعظم زوجہ مبارک اعظم مصطفیٰ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 8 تولے اندازاً مالیتی -/65000 روپے پاکستانی۔2۔سیٹ چاندی 2 عدد اندازاً مالیتی 50 کینیڈین ڈالر۔ 3۔حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2200 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ میمونہ مبارک اعظم گواہ شد نمبر 1 سید شعیب احمد جنود کینیڈا وصیت نمبر 27741 گواہ شد نمبر 2 عبدالباری کینیڈا

مسل نمبر **46541** میں روبینہ چوہدری زوجہ افتخار احمد چوہدری قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 17 تولے اندازاً مالیتی -/4750 کینیڈین ڈالر۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند -/18000 کینیڈین ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/250 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ روبینہ چوہدری گواہ شد نمبر 1 سید شعیب احمد جنود وصیت نمبر 27741 گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد چوہدری خاوند موصیہ

مسل نمبر **46542** میں آصف عبدالقادر ولد ریاض احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-11-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد آصف عبدالقادر گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 دلدار احمد کینیڈا

مسل نمبر **46543** میں راشدہ سلطان سیال زوجہ محمد اشرف سیال قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ رہائشی مکان واقع شین کورٹ کینیڈا مالیتی -/300000 کینیڈین ڈالر۔2۔رہائشی مکان واقع رینبو کریسنٹ کینیڈا مالیتی -/200000 ڈالر بینک قرض -/150000 ڈالر۔ 3۔ رہائشی مکان واقع کیروسیل کریسٹ کینیڈا -/170000 ڈالر بنک قرض -/127500 ڈالر۔ مندرجہ بالا مکانات کا 1/2 حصہ۔ 4۔ طلائی زیور 12 تولے تقریباً۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1076-30 ڈالر ماہوار بصورت ....مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/1250 ڈالر ماہانہ کرایہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راشدہ سلطان سیال گواہ شد نمبر 1 کلیم احمد کینیڈا وصیت نمبر 26656 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد کینیڈا

مسل نمبر **46544** میں امتہ الحمید فوزیہ چیمہ زوجہ مختار احمد چیمہ قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-1-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ ایک عدد مکان واقع دارالصدر جنوبی ربوہ۔ 2 زرعی اراضی 19 ایکڑ واقع چک نمبر 35 جنوبی سرگودھا۔ 3۔طلائی زیور 70-327 گرام مالیتی -/5242 کینیڈین ڈالر۔4۔حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الحمید فوزیہ چیمہ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طیب وصیت نمبر 21692 گواہ شد نمبر 2 حافظ انس احمد ملک وصیت نمبر 27665

مسل نمبر **46545** میں ماریہ وڑائچ زوجہ عبدالماجد وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 50-351 گرام مالیتی -/5497 کینیڈین ڈالر۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 کینیڈین ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ماریہ وڑائچ گواہ شد نمبر 1 عبدالماجد وڑائچ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید وڑائچ کینیڈا

مسل نمبر **46546** میں عمر احمد جاوید وڑائچ ولد ماجد احمد جاوید قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2500 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت وغیرہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمر احمد جاوید گواہ شد نمبر 1 سید شعیب احمد جنود وصیت نمبر 27741 گواہ شد نمبر 2 عبدالباری کینیڈا

انٹرویو امیدواران برائے

گلف چپ بورڈ

جدید ترین پلانٹ پر تیار کردہ مضبوط ترین بورڈ

گلف ووڈ انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

انسپکٹران / محررین وقف جدید

وقف جدید انجمن احمدیہ میں انسپکٹران اور محررین کی آسامیوں کیلئے امیدواران سے انٹرویو کا پروگرام درج ذیل ہے۔

(1) مورخہ 29 مئی بروز اتوار بوقت 9:00 بجے بوقت صبح امیدواران سے تحریری امتحان لیا جائے گا۔

(2) امتحان میں کامیاب امیدواران کا انٹرویو 30 مئی 2005ء 9:00 بجے صبح دفتر وقف جدید میں ہوگا۔

(ناظم دیوان وقف جدید)

ربوہ میں طلوع وغروب 25 مئی 2005ء

طلوع فجر	3:27
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:07

طبیب الغرباء ہومیو یونانی دواخانہ

بچوں کے خصوصی معالج اور ماہر عرقیات وطبی مشروبات

اکسیر قلب عرق گل سرخ ایرانی و عرق بید مشک

معدہ، جگر اور انتڑیوں کی ہر قسم کی بیماری کا علاج

سونف، پودینہ، مکوہ، کاسنی، گاؤزبان کے مصنوعی خوشبو سے پاک یک آتشہ و سہ آتشہ عرقیات

موٹاپا کا علاج آب حیات

حکیم (ہومیو ڈاکٹر) عبدالکریم افغانی بالمقابل بیت الرحیم کی ربوہ ملحقہ ربوہ پرسٹور

ٹائم Time

ڈیزائننگ سنٹر

گرافکس ، ویب سائیٹ

زیورات، انٹیریئر، ٹیکسٹائل، ڈیزائننگ

پروگرامنگ، اینیمیشن پرنٹنگ، پیکجنگ

رابطہ: طالب دعا۔ علی۔ ولی

414 عمر بلاک اقبال ٹاؤن لاہور

موبائل: 0333-4451042-0333-4592959

ضرورت خواتین اساتذہ

جلد جاری ہونے والے دی گرائمر سکول میں سینئر ٹیچر (کوآرڈینیٹر) اور جونیئر سکول ٹیچرز کی فوری ضرورت ہے۔ کام کی لگن رکھنے والی اور پر عزم خواتین رابطہ کریں

مسز خالد 13/13 دار الصدر جنوبی ربوہ

فون 214575 اور 0333-6701370

فضل عمر میڈیکل سنٹر

(ڈھولن آباد میرپور خاص سندھ)

تمام میڈیکل سہولیات موجود

(1) آپریشن تھیٹر (2) E-C-G

(3) الٹراساؤنڈ، ایکو (4) ڈائیلائسس

[illegible]